فتویٰ نمبر:[۳۲] بسم اللہ الرحمن الرحیم تاریخ:[۰۳/۰۲/۲۰۲۱]

سوال

میں ایک مسجد میں خطیب ہوں اور ساتھ کچھ کاروبار بھی ہے، مجھے کاروبار کے لیے انوسٹمنٹ کی ضرورت ہے۔ جہاں میں جمعہ پڑھاتا ہوں وہاں ایک نمازی ہیں وہ میرے حصہ دار بننا چاہتے ہیں، وہ پیسے لگائیں گے اور میں کام کروں گا، دونوں کا فائدہ ہو جائے گا۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہ بھائی وکیل ہیں، مجھے پریشانی یہ ہے کہ وکیل کے کمائے ہوئے پیسوں کا کوئی مسئلہ تو نہیں ہے؟! وہ بھائی مخلص ہیں نمازی بھی ہیں توحید والے ہیں، مسجد سے ماہانہ اچھا تعاون بھی کرتے ہیں، میری ان سے بات بھی ہوئی تھی وکلاء کے معاملات بارے، تو انہوں نے کہا کہ ہم صرف قانون کے مطابق چلتے ہیں اور سروسز کے پیسے لیتے ہیں.. جھوٹ نہیں بولتے...!

میری رہ نمائی کریں کہ ان کے ساتھ حصہ داری پر کاروبار کر سکتا ہوں؟ یہ جائز ہے؟

جواب

الحمدللہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبي بعدہ!

- ہمارے ملک کا عدالتی نظام ایسا ہے کہ براہ راست کوئی اپنا معاملہ عدالت میں پیش نہیں کر سکتا، بلکہ اس کے لیے وکیل کرنا پڑتا ہے۔ وکالت ایک جائز و مشروع کام ہے، اگر اس میں حق و سچ کا بیان اور مظلوم کا دفاع و حمایت مقصود ہو۔ لیکن یہاں خرابی یہ ہے کہ وکیل حضرات ظالم کی حمایت اور مظلوم کی مخالفت کا ارتکاب کرتے ہیں، جو کسی صورت جائز نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

  {وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا}[النساء:۱۰۵]

  کہ آپ خیانت پیشہ لوگوں کے وکیل نہ بنیں۔

- صورت مسؤلہ میں وکیل صاحب کا بیان ہے کہ وہ وکالت میں کسی قسم کا غیر قانونی یا غلط کام نہیں کرتے، لہذا ان کی کمائی حلال ہے، اور ان کے ساتھ کاروبار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں اگر وہ غلط بیانی کریں گے تو وہ اللہ کے ہاں جوابدہ ہیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ (رئیس اللجنۃ)

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور عبد الرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

لجنة العلماء للإفتاء
www.ulamaweb.com
fatwa@ulamaweb.com +923098280125

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبی سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور حافظ محمد اسحاق زاہد حفظہ اللہ